ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔۔۔احوال وخدمات کا تحقیقی مطالعہ

The Mother of the Muslims, Hazrat Umm e Habiba R.A
A Factual and investigatory study of her introduction and services

عتیق امجد*
ڈاکٹر زاہدہ شبنم**

Abstract:

Man is noblest creation in the universe. Prophets are the most honorable men among of all the human being. Hazrat Muhammad (S.A.W) is most exalted in all prophets. Those who saw the countenance in belief get the blessing from the highest status. There are eleven virtuous wives of the Prophet (S.A.W) to be the mother of whole Umma e Muslim. One of them is Hazrat Ramla (R.A), daughter of Hazrat Abu Sufyan (R.A). She is known as Umme Habiba. As a Makah's Chief daughter she enjoys every facility. After embracing Islam she showed stead fastness and consistency in Islam. Because her first husband was Christian but she protects her faith, notions and honor. The Holy Prophet (S.A.W) give her honor for sending marriage proposal. The Negus recited the word of nikah of all the virtuous and chaste wives of the Holy Prophet (S.A.W).Hazrat Umm e Habeeba (R.A) was the greatest preacher and supporter of Islam. She was always ready and assiduous to follow the teachings of Islam; and she understand it her obligation to follow the tradition of Hadith. There are sixty five traditions attributed to her in the primary sources of Hadith, which have fundamental status on different topics. In the mentioned article, the investigatory and factual study of her conditions and services has been offered and displayed.

ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نہایت عابدہ، زاہدہ، صابرہ، شاکرہ، طاہرہ خاتون ہونے کے ساتھ صاحبۂ حسب و نسب بھی ہیں۔ محبت و خشیت الٰہی، فکر آخرت، طلب جنت کی حریص اور جہنم کی سزاؤں سے شدید ڈرنے والی عورت ہیں۔ حب رسول ﷺ اور اپنے تاجدار اور نامور شوہر

---

* ایسوسی ایٹ پروفیسر / صدر شعبہ علوم اسلامیہ، گورنمنٹ پوسٹ گریجوایٹ کالج، جڑانوالہ۔
** اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی، لاہور۔

کی وفا شعاری آپ رضی اللہ عنہا کے رگ و پے میں رچی بسی تھی۔ ہر وقت اور ہر لمحہ اسلام کے لیے مر مٹنے کے جذبہ سے سرشار رہتی تھی۔ بڑے نامور باپ کی بیٹی ہونے کے باوجود ہجرت جیسے مشکل بلکہ کٹھن مصائب سے دوچار ہوئیں اجنبی وطن اور خاوند کے ارتداد، بے یار و مددگار اور تنہا رہ جانے کے باوجود اسلام پر ثابت قدم رہنا آپ رضی اللہ عنہا کا امتیازی وصف ہے۔

اس بہادر خاتون کی نبی مکرم ﷺ کی بیوی ہونے سے پہلے کی زندگی بھی مسلمان عورتوں کے لئے مشعل راہ ہے اور نبی مکرم ﷺ کی صحبت میں آنے کے بعد کی حیات مبارکہ میں بھی مسلمان عورتوں کے لیے بہترین نمونہ ہے۔ نبی کائنات ﷺ کی صحبت میں رہ کر تعلیمات الٰہیہ سیکھنے اور ان پر عمل پیرا ہونے میں بھی آپ رضی اللہ عنہا کی سیرت نہایت مثالی ہے۔

ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا نام رملہ بنت صخر ہے[1] جبکہ بعض نے آپ کا نام ھند بنت صخر کہا ہے[2] اور بعض نے آپ کا نام ھبیرہ بتایا ہے[3]۔ لیکن آپ کا صحیح نام رملہ ہی ہے۔ اور آپ کے تمام سوانح نگاروں نے آپ کا نام رملہ ہی لکھا ہے۔ آپ کی کنیت ام حبیبہ ہے جو کہ آپ کی صاحبزادی حبیبہ رضی اللہ عنہا بنت عبید اللہ کی طرف منسوب ہے[4] اور حبیبہ رضی اللہ عنہا کی پیدائش کے بعد آپ رضی اللہ عنہا نام کی بجائے کنیت سے معروف ہوئیں اور اس قدر معروف ہوئیں کہ نام منظر عام سے ہٹ گیا اور آپ رضی اللہ عنہا، ام حبیبہ کے نام سے ہی پکاری جانے لگیں حتیٰ کہ احادیث نبویہ ﷺ میں بھی آپ رضی اللہ عنہا کی کنیت سے ہی آپ رضی اللہ عنہا کی تمام مرویات موجود ہیں۔[5]

ام حبیبہ رضی اللہ عنہا قریش کے مشہور خاندان بنو عبد الشمّس کی چشم و چراغ ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کا نسب نامہ اس طرح ہے۔(ام حبیبہ رضی اللہ عنھا بنت ابی سفیان صخر بن حرب بن امیہ بن عبدالشمس بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوئی)[6]

گویا آپ رضی اللہ عنہا کا شجرہ نسب چوتھے مقام پر نبی مکرم ﷺ سے جاملتا ہے کیونکہ آپ کے پردادا امیہ کے باپ عبد الشمّس اور رسول اکرم ﷺ کے پردادا ہاشم، دونوں بھائی تھے، جو قصی کے بیٹے تھے۔ آپ کی والدہ محترمہ کا نام صفیہ بنت ابو العاص بن امیہ ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا کے والد گرامی اور والدہ ایک ہی خاندان (بنو عبد الشمّس کے) چشم و چراغ ہیں۔ گویا دونوں آپس میں قریبی رشتہ دار تھے۔ آپ رضی اللہ عنہا کی والدہ محترمہ کا شجرہ نسب اس طرح ہے-(صفیہ بنت ابوالعاص بن امیہ بن عبدالشمس بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوئی۔۔۔)[7]

گویا آپ رضی اللہ عنہا دونوں طرف سے نجیب الطرفین ہیں اور دونوں اطراف سے رسول اکرم ﷺ کی رشتہ دار ہیں۔ رسول اکرم ﷺ کے پردادا ہاشم اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہا اور کے پردادا امیہ کے باپ عبدالشمّس، عبد مناف کے بیٹے تھے۔ (عبد مناف کے چھ بیٹے تھے جن کے نام یہ ہیں (۱) ہاشم (۲) نوفل (۳) عبدالشمّس (۴) مطلب (۵) ابوعبیدہ (۶) ابو عمیر۔[۸] نبی اکرم ﷺ بنو ہاشم میں سے ہیں اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہا والد اور والدہ دونوں کی طرف سے بنو عبدالشمّس میں سے ہیں۔

آپ رضی اللہ عنہاکے والد گرامی حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ صخر بن حرب مکہ کے مشہور سردار تھے، وہ عام الفیل سے دس برس قبل پیدا ہوئے[۹]۔ قریش مکہ کا سب سے بڑا نشان جس کا نام عقاب تھا وہ ان کے پاس ہوا کرتا تھا۔ حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ ابتداء اسلام میں اسلام کے سخت مخالف اور دشمن رسول ﷺ تھے۔ ۲ھ بمطابق ۶۲۴ء، معرکہ بدر انہیں کے تجارتی قافلہ کے لوٹنے کے خدشہ کے پیش نظر ہوا اور ان کا بیٹا حنظلہ بدر میں قتل ہوا اور ایک بیٹا عمرو گرفتار ہوا جو کہ بعد میں رہا کر دیا گیا ان کی ایک بیوی ہند کا والد عتبہ بھی بدر میں مارا گیا[۱۰]۔

جب غزوہ بدر میں کفار کو زبردست نقصان اٹھانا پڑا تو حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے قسم اٹھالی کہ جب تک محمد ﷺ سے جنگ کرکے اپنا بدلہ نہ لے گا اس وقت تک اپنے سر میں تیل ڈالے گا نہ غسل کرے گا چنانچہ اس نے اپنی قسم پوری کرنے کے لئے دو سو سواروں کو لے کر مدینہ کے قریب ایک پہاڑ نیب کے پاس لے کر آیا اور مدینہ کے ایک طرف عریض میں ایک انصاری کے باغ کو آگ لگا دی اور انہیں اور ان کے ساتھی کو حالت نیند میں ہی شہید کر دیا چنانچہ نبی اکرم ﷺ کو خبر ہوئی تو آپ ﷺ نے حضرت بشیر بن عبدالمنذر رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں نائب مقرر کیا اور خود اس کے تعاقب کو نکلے چنانچہ سردار ابوسفیان اور اس کے سوار بھاگ گئے اور بھاگتے ہوئے ستو بھی پھینک گئے۔ جس بناء پر اس غزوہ کا نام، غزوہ سویق پڑ گیا[۱۱]۔

غزوہ احد ۳ھ بمطابق ۶۲۵ء میں بھی حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ، کافر فوج کے سپہ سالار تھے اور غزوہ خندق ۵ھ میں بھی مدینہ طیبہ پر جن لشکروں نے حملہ کیا تھا وہ سب لشکر حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی قیادت میں تھے۶۔ سردار ابوسفیان رضی اللہ عنہ فتح مکہ سے ایک دو دن قبل مسلمان ہوئے آپ ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر آپ رضی اللہ عنہ کی عزت افزائی کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: "من دخل دار ابی سفیان فھو آمن، ومن اغلق بابه فھو آمن، ومن دخل المسجد

الحرام فھو آمن"[۱۲] جب یہ خبر حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا تک پہنچی تو انہوں نے بڑی خوشی و مسرت سے آواز لگائی۔ "من دخل دار ابی فھو امن "[۱۳]

فتح مکہ کے بعد ابو سفیان نے اسلام اور رسول اللہ ﷺ کی حمایت اور وفاشعاری میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ غزوہ حنین اور طائف میں نبی مقدس ﷺ کی ہم رکابی کے شرف سے مشرف ہوئے اور غزوہ یرموک ۱۵ھ میں تو انہوں نے نہایت استقامت کا مظاہرہ کیا حالانکہ اس وقت آپ رضی اللہ عنہ کی عمر ۷۷ برس تھی۔ غزوہ حنین میں ان کی آنکھ جاتی رہی اور یرموک میں کفار سے لڑتے ہوئے دوسری آنکھ بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں جاتی رہی آپ رضی اللہ عنہا نے ۲۳ھ بمطابق ۶۵۳ء میں اٹھاسی برس کی عمر میں وفات پائی"[۱۴]

سیدۃ ام حبیبہ رضی اللہ عنہاکے متعدد بہن بھائی تھے آپ رضی اللہ عنہاکے بھائیوں میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ[۱۵] (جو کہ ماں کی طرف سے سوتیلے بھائی تھے) حضرت یزید[۱۶]، حضرت عنبسہ[۱۷]، حضرت حنظلہ[۱۸] حضرت محمد[۱۹] اور حضرت عمرو شامل ہیں جبکہ بہنوں میں زینب بنت ابی سفیان[۲۰] اور ہند بنت ابی سفیان[۲۱]، اُمینہ بنت ابی سفیان[۲۲]، جویریہ بنت ابی سفیان[۲۳]، ام حکم بنت ابی سفیان[۲۴]، صخرہ بنت ابی سفیان[۲۵] اور میمونہ بنت ابی سفیان[۲۶] کے نام معروف ہیں۔

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہامکہ مکرمہ میں حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ کے گھر بعثت نبوی سے سترہ برس قبل یعنی ۵ عام الفیل میں پیدا ہوئیں[۲۷]۔

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا جوان ہوئیں تو آپ رضی اللہ عنہاکا نکاح قریش کے ایک قبیلہ بنو خزیمہ الاسدی کے ایک معزز فرد عبیداللہ بن جحش سے کر دیا گیا اور یہ قبیلہ ابوسفیان بن حرب کا حلیف تھا[۲۸] آپ کے خاوند کا نسب نامہ اس طرح ہے: عبیداللہ بن جحش بن وھاب بن یعمبر بن میرہ بن مرہ بن کثیر بن غنم بندودان بن خزیمہ اسدی[۲۹] عبیداللہ بن جحش کی والدہ کا نام امیمہ بنت عبدالمطلب[۳۰] ہے جو کہ رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی تھیں۔ عبیداللہ، آپ ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہاکے خاوند عبیداللہ بن جحش کے دو بھائی حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ[۳۲] اور حضرت ابو احمد بن جحش رضی اللہ عنہ[۳۳] تھے۔ جبکہ تین بہنیں ام المومنین حضرت زینب بنت جحش[۳۴]، حمنہ بنت جحش[۳۵] اور حبیبہ بنت جحش[۳۶] رضی اللہ عنہن تھیں۔

ام المومنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا اپنے خاوند اور اس کے بہن بھائیوں کے ہمراہ آغاز اسلام میں مسلمان ہو گئیں اور انہوں نے قرآن مجید کی نوید "وَالسَّابِقُونَ الأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالأَنصَارِ"[۳۸] کے مصداق ٹھہرے۔ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہاکے دین اسلام کی قبولیت کی بناء پر بہت سے مصائب برداشت کرنے پڑے۔ آپ رضی اللہ عنہاکے قبول اسلام کا جب سیدہ رضی اللہ عنہاکے والد گرامی اور جب قبروں سے اٹھائے جائیں گے تو ہر جان جو اس نے آگے بھیجااور جو پیچھے چھوڑااوہ معلوم کرے گی۔ابوسفیان نے گھبراتے ہوئے کہا: هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوعَدُونَ[۳۹] ام حبیبہ رضی اللہ عنہانے فرمایا: "أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُواْ نِعْمَةَ اللّهِ كُفْرًا وَأَحَلُّواْ قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ۔ جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا وَبِئْسَ الْقَرَارُ" [۴۰] ابوسفیان نے کہا:(انا اعلم بک یا ابنتی-)، سیدہ رضی اللہ عنہانے فرمایا:(بل اللہ بی وبک وبکل خلقة اعلم)[۴۱] الغرض ام المومنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہانے قبول اسلام کے بعد استقامت کا مظاہرہ کیااور کسی بھی قسم کا ظلم و تعدی ان کے پایہ استقلال میں لغزش پیدانہ کر سکا۔

مسلمانوں پر کفار مکہ کا ظلم و تعدی جب تمام حدیں عبور کر گیا تو نبی رحمت ﷺ نے مسلمانوں کو حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کی اجازت دے دی نبی اکرم ﷺ کی طرف سے حبشہ ہجرت کی اجازت ملنے پر مسلمانوں کا ایک مختصر سا قافلہ رجب پانچ نبوی میں حبشہ چلا گیااس قافلہ میں بارہ مرد اور چار عورتیں شامل تھیں[۴۲] جن میں سے سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور آپ کی زوجہ محترمہ سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہابنت رسول اللہ ﷺ بھی شامل تھے جن کے بارے میں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "انها اول بيت هاجر فى سبيل الله بعد ابراهيم ولوطؑ " [۴۳] حضرت لوطؑ اور حضرت ابراہیمؑ کے بعد یہ پہلا جوڑا ہے جنہوں نے راہ خدا میں ہجرت کی ہے۔اس قافلہ کے بعد مسلمانوں کے ایک دوسرے قافلہ کو بھی مکہ سے حبشہ کی طرف جانا پڑا،جس میں ایک سو ایک مسلمان (تراسی آدمی اور اٹھارہ عورتیں) شامل تھیں۔[۴۴]

نبی کریم ﷺ کی توقع کے مطابق حبشہ کے بادشاہ نجاشی نے مسلمانوں سے بہترین سلوک کیا اگرچہ کفار مکہ نے حبشہ تک مسلمانوں کا پیچھا کیا،مگر نجاشی نے مسلمانوں کو ان ظالموں کے ہاتھ واپس نہ کیا بلکہ مسلمانوں کو نہایت اعزاز و اکرام کے ساتھ پناہ دی۔ مہاجرین کے اس دوسرے قافلے میں ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا اور ان کے خاوند عبیداللہ بن جحش بھی شامل تھے[۴۵]،حبشہ میں

قیام کے دوران ہی ان کے ہاں ایک بیٹی حبیبہؓ پیدا ہوئی، اسی صاحبزادی کے نام پر حضرت رملہ رضی اللہ عنہا کی کنیت ام حبیبہ پڑ گئی، اور اسی کنیت سے مشہور ہوئیں حتیٰ کہ آپ کا اصل نام غیر معروف ہو گیا، اور یہی وجہ کہ آپ کے نام میں مورخین میں اختلاف ہے[۴۶]۔(اس کی تفصیل بیان کر دی گئی ہے)، انہی دنوں کا واقعہ ہے، کہ ایک رات خواب میں ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے اپنے خاوند عبیداللہ بن جحش کو نہایت ہی بھیانک شکل و صورت میں دیکھا۔ابن سعد عمرو بن العاص سے حضرت ام حبیبہ کی روایت لے کر آئے ہیں:

"اخبرنا محمد بن عمروحدثنا عبد الله بن عمرو بن زهير عن اسماعيل بن عمرو بن سعيد بن العاص رضى الله عنه، قال: قالت ام حبيبة رضى الله عنها: رأيت فى النوم عبيد الله زوجى بأسوأ صورة وأشوهها ففزعت و قلت: تغيرت والله فاذا هو يقول حيث أصبح: يا ام حبيبة! انى نظرت فى الدين فلم أرى دينا خيرا من النصرانية وكنت قد دنت بها، ثم دخلت فى دين محمد صلى الله عليه وسلم وقد رجعت إلى النصرانيه، فقلت: والله ماخير لک فأخبرته بالرؤيا التي رأيته فلم يحفل بها واکب على الخمر حتى مات قالت فأرى فى النوم كانّ آتيا يقول: يا أم المومنين، ففزعت فأولتها أن رسول الله صلى الله عليه وسلم يتزوجنى"[۴۷].

چنانچہ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا خواب سچ ثابت ہوا واقعی آپ رضی اللہ عنہا کے خاوند نے اپنا دین تبدیل کر لیا تھا اس نے اسلام چھوڑ کر نصرانیت اختیار کر لی جب سیّدہ رضی اللہ عنہا کو اس بات کا علم ہوا بے حد پریشان ہوئیں اور خواب عبید اللہ کو سنایا تاکہ وہ خواب سن کر ہی اسلام پر مضبوط ہو جائے، لیکن اس پر اس خواب کا بھی کوئی اثر نہ ہوا اور اس نے عیسائیت پر مضبوطی اختیار کی نیز اس نے شراب نوشی شروع کر دی اور شرابیوں کی صحبت اختیار کر لی، حتیٰ کہ وہ اسی حالت میں مر گیا[۴۸]۔

مندرجہ بالا روایت میں ظاہر ہوتا ہے کہ جہاں ام حبیبہؓ نے اپنے خاوند عبیداللہ بن جحش کے بارے میں بھیانک خواب دیکھا، وہاں انہوں نے ایک اچھا خواب بھی دیکھا کہ کوئی شخص انہیں ام المومنین کہہ کر پکار رہا ہے۔آپ رضی اللہ عنہا اس خواب کو دیکھ کر پریشان ہوئیں، کہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ رضی اللہ عنہا کے ذریعے آپ رضی اللہ عنہا کے خاندان کو قبول اسلام کی توفیق دینا تھی چنانچہ نبی کریم ﷺ نے نجاشی کو ایک مراسلہ لکھا، جس میں انہیں ہدایت کی گئی کہ اگر ام حبیبہ رضی اللہ عنہا میرے ساتھ نکاح پر رضامند ہو تو نکاح کر کے میرے پاس بھیج دیں،

آپ ﷺ کی طرف سے نکاح کا پیغام لے کر جانے والے حضرت عمرو بن امیہ الضمری رضی اللہ عنہا تھے[۴۹]۔

نجاشی نے نبی کریم ﷺ کا پیغام ملنے کے بعد اپنی لونڈی ابرھہ کو بلایا اور اسے نبی کریم ﷺ کا پیغامِ نکاح دے کر سیدۃ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا. ابرھہ نے سیدہ رضی اللہ عنہا سے کہا بادشاہ سلامت کا پیغام ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے خط ارسال کیا ہے، اور اس میں لکھا ہے کہ میں تمہارا نکاح رسول کریم ﷺ سے کر دوں اس پر سید رضی اللہ عنہا اتنی خوش ہوئیں کہ اللہ تعالیٰ کا فوراً شکریہ ادا کیا اور شکرانے کے طور پر ابرھۃ کو جتنا زیور آپ رضی اللہ عنہا کے پاس تھا وہ سارا اسے دے دیا اور اسے دعائیں دیتے ہوئے فرمایا کہ تم نے مجھے بہت بڑی خوشخبری دی ہے اللہ تعالیٰ تجھے خوشیاں نصیب کرے۔ اس وقت حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس ہاتھوں کے کنگن، پاؤں کے کڑے اور کچھ چاندی کی انگوٹھیاں تھیں۔ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے اپنا وکیل حضرت خالد بن سعید بن العاص بن امیہ رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا، چنانچہ نجاشیؒ نے سیدالرسل حضرت محمد کریم ﷺ اور حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کے لئے بعد نماز عشاء باقاعدہ مجلس منعقد کی اور حضرت جعفر طیّار رضی اللہ عنہا سمیت تمام مسلمانوں کو اس محفل میں مدعو کیا، نجاشیؒ نے خود نبی کریم ﷺ کی طرف سے نمائندگی کی اور درج ذیل خطبہ نکاح پڑھا[۵۰]۔

"حمد وستائش ہیں خداوند قدوس اور خدائے غالب اور عزیز و جبار کی۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں محمد ﷺ اللہ کے بر گزیدہ بندے اور رسول بر حق ہیں۔ اور آپ ﷺ وہی نبی ہیں جن کی حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے بشارت دی ہے۔ اما بعد! رسول اللہ ﷺ نے مجھے تحریر فرمایا ہے کہ میں آپ ﷺ کا نکاح ام حبیبہ بنت ابو سفیان رضی اللہ عنہا سے کر دوں۔ میں نے آپ ﷺ کے ارشاد کے مطابق آپ ﷺ کا نکاح ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے کر دیا اور چار سو دینار مہر مقرر کرتا ہوں"۔[۵۱]

اس کے بعد نجاشیؒ نے چار سو دینار حق مہر کے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے وکیل کے حوالے کر دیئے، پھر حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہا نے درج ذیل خطبہ پڑھا۔

میں اللہ کی حمد و ثناء کرتا ہوں اور اس سے بخشش مانگتا ہوں اور گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول بر حق ہیں جن کو اللہ

تعالیٰ نے ہدایت اور دین بر حق دے کر بھیجا تاکہ اس دین کو تمام ادیان باطلہ پر غالب کر دے، اگرچہ مشرکین کو ناگوار ہو۔اما بعد! میں نے سرکار دو عالم ﷺ کے پیام کو قبول کیا اور آپ ﷺ کا حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے۔ [۵۲]

نکاح کے بعد لوگ اٹھ کر جانے لگے تو نجاشیؓ نے کہا: (اجلسوا فان سنة الانبياء اذا تزوّجوا أن يوكل طعاما على التزويج) [۵۳] "سب بیٹھ جاؤ، انبیاء علیہم السلام کی یہ سنت ہے جب شادی کرتے ہیں تو اس موقع پر مہمانوں کو کھانا کھلاتے ہیں،" تب کھانا لگایا گیا اور سب نے کھانا کھایا اور یہ بابرکت مجلس اختتام کو پہنچی۔ [۵۴]

چونکہ یہ واقعہ احکامِ پردہ سے قبل کا ہے، پس خواتین کے ساتھ مرد صحابہ کرام یعنی حضرت خالد بن سعید، حضرت عثمان بن عفان، حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہم اور دیگر مسلمان مردوں اور عورتوں نے سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو مبارک باد پیش کی، اور حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے حق مہر کی رقم (جو کہ نجاشیؓ نے ادا کی تھی) حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو دے دی۔ دوسرے روز صبح حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے ابرھۃ کو بلایا اور اس سے کہا، کہ کل میں نے تمہیں نبی کریم ﷺ کے طرف سے پیغام نکاح کی خوشی میں جو کچھ میرے پاس تھا وہ دیا تھا وہ اس بڑی خوش خبری کے لئے ناکافی تھا لیکن میں اس وقت خالی ہاتھ تھی اب یہ پچاس دینار لو اور اپنی ضرورت پوری کرو، ابرھۃ نے سونا لینے سے انکار کر دیا، بلکہ ایک تھیلی نکالی، جس میں سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا وہ زیور تھا (جو گزشتہ یوم انہوں نے اس کو نبی کریم ﷺ کے پیغامِ نکاح کی خوشخبری لانے پر دیا تھا) اُس نے واپس کرتے ہوئے کہا:

" بادشاہ نے مجھے قسم دی ہے کہ میں آپ رضی اللہ عنہا سے کچھ بھی نہ لوں اور جو کچھ آپ رضی اللہ عنہا نے مجھے دیا ہے، میں اس کو واپس کر دوں پھر اگلے دن ابرہہ بہت ساری خوشبوئیں اور مختلف تحفے تحائف لے کر آئی اور سیّدہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں پیش کیے [۵۵]، نیز اس نے اپنے ایمان لانے کا اظہار کرتے ہوئے کہا: "وقد اتبعت دين محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم، واسلمت لله وأن تقرئ رسول الله صلى الله عليه وسلم من السلام" [۵۶] "میں نے دین محمد ﷺ کی اتباع کر رکھی ہے اور میں نے اللہ تعالیٰ کے لئے اسلام قبول کیا ہے آپ رضی اللہ عنہا نبی پاک ﷺ کو میری

طرف سے سلام ضرور عرض کیجئے گا اور یہ بھی بتایئے گا کہ میں آپ ﷺ کے دین ہی کی پیروی کرتی ہوں۔

جب سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں پیش ہوئیں تو انہوں نے حبشہ کے حالات و واقعات آپ ﷺ کو بتائے، نجاشیؓ کا تذکرہ کیا اور نکاح کے خطبہ کا تذکرہ بھی کیا، تو حضرت اَبرھہ کے دین اسلام کی قبولیت کا بتاتے ہوئے اس کا آپ ﷺ کو سلام بھی پہنچایا، اس پر آپ ﷺ خوش ہوئے اور تبسم فرماتے ہوئے فرمایا ((علیہا السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ))[۵۷] نکاح کے بعد حضرت اصحمہ نجاشیؓ نے آپ کو حضرت شرحبیل بن حسنہ اور حضرت عمرو بن امیّہ الضمری رضی اللہ عنہما اور دیگر مسلمانوں کے ہمراہ بھیج دیا[۵۸] اور حق مہر کے علاوہ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ جہیز بھی اپنی طرف سے تیار کرکے بھیجا۔[۵۹] حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے مدینہ تک کا سفر کشتی کے ذریعے طے کیا اور مدینہ منورہ کے قریب اتریں۔ سرکار دو عالم ﷺ اس وقت خیبر میں تشریف رکھتے تھے[۶۰]۔ اس وقت آپ رضی اللہ عنہا کی عمر ۳۶ یا ۳۷ سال تھی۔ یہ سن ۶ ھ اور بعض کے نزدیک ۷ ھ کا واقعہ ہے۔[۶۱]

جب رسول اللہ ﷺ نے سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو اس زمانہ میں ابوسفیان مشرک تھے اور سرکار دو عالم ﷺ سے برسرپیکار تھے، ان سے کہا گیا کہ محمد ﷺ نے آپ کی بیٹی سے نکاح کرلیا ہے۔ یہ سن کر ابوسفیان نے کہا (ذلک الفحل، لا یجدع انفہ) "آپ ﷺ جوان مرد ہیں آپ ﷺ کی ناک نہیں کاٹی جاسکتی"، یعنی آپ ﷺ معزز انسان ہیں، آپ ﷺ کی عزت خراب کرنا آسان نہیں اور اب ادھر ہماری لڑکی ان کے نکاح میں چلی گئی ہے۔[۶۲] حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پہلے شوہر سے دو بچے پیدا ہوئے۔ عبداللہ اور حبیبہ، حبیبہ رضی اللہ عنہا نے آغوش نبوت میں تربیت پائی۔ اور داؤد بن عروہ بن مسعود کو منسوب ہوئیں۔ جو قبیلہ ثقیف کے رئیس تھے[۶۳]۔ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا خوبصورت تھیں۔ صحیح مسلم میں خود ابوسفیان کی زبانی منقول ہے کہ (عندی احسن العرب واجملہ ام حبیبۃ)[۶۴] میرے نزدیک عرب کی حسین تر اور جمیل تر عورت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا ہیں۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے[۶۵] روایتیں منقول ہیں آپ رضی اللہ عنہا سے روایت کرنے والوں کی تعداد بھی کم نہیں ہے۔ ان میں سے بعض کے نام یہ ہیں، آپ کی بیٹی حبیبہ رضی اللہ عنہا، آپ

کے بھائی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ، عتبہ، ان کے علاوہ عبداللہ بن عتبہ، ابوسفیان بن سعید ثقفی (خواہرزادہ) سالم بن سوار (غلام) ابوالجراح، صفیہ بنت شیبہ، زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا، عروہ بن زبیر، ابو صالح السمان، شہر بن حوشب[۶۵]۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا اسلامی تعلیمات پر بہت شدت سے عمل کرتی تھیں۔ اور دوسروں کو بھی تاکید کرتی تھیں۔آپ رضی اللہ عنہاکے بھانجے ابوسفیان بن سعید بن المغیرہ آئے اور انہوں نے ستو کھا کر کلی کی تو کہنے لگیں تم کو وضو کرنا چاہیے کیونکہ جس چیز کو آگ پکائے اس کے استعمال سے وضو لازم آتا ہیں، یہ آنحضرت ﷺ کا حکم ہے[۶۶]۔ لیکن یہ حدیث منسوخ ہو گئی اور اب اونٹ کے گوشت کے علاوہ کسی ایسی چیز پر وضو لازم نہیں، جو آگ پر پکی ہو۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا ایک نیک فطرت اور صالح عورت تھیں، مضبوط ایمان کی مالک تھیں اور حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہاکے ایمان کی مضبوطی اور محبت رسول ﷺ کا یہ منظر قابل ستائش ہے کہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہاکے والد حضرت ابوسفیان جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے، مدینہ منورہ آئے۔ ان کے آنے کا مقصد نبی کریم ﷺ سے ملنا اور صلح کی میعاد کو بڑھانے کے بارے میں گفتگو کرنا تھی اور عہد کو مضبوط کرنا تھا چنانچہ ابوسفیان مدینہ پہنچے اور سب سے پہلے اپنی بیٹی ام حبیبہ رضی اللہ عنہاکے گھر گئے، جب ابوسفیان، آنحضرت ﷺ کے بستر پر بیٹھنے کی کوشش کی، تو سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے فوراً بستر لپیٹ لیا۔ ابوسفیان نے پوچھا: 'بیٹی تو نے بستر کیوں لپیٹ دیا، کیا تو نے بستر کو میرے قابل نہ سمجھا؟ یا میں بستر کے قابل نہ ہوں؟'۔ سیدہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا۔ (بل هو فراش رسول الله صلى الله عليه وسلم وانت امرؤ نجس مشرک) " یہ نبی کریم ﷺ کا پاکیزہ بستر ہے جبکہ آپ ناپاک اور مشرک ہیں،اس پر ایک مشرک نجس نہیں بیٹھ سکتا"۔اس پر ابوسفیان نے جھلا کر کہا: (لقد اصابک بعدی شر۔)، "البتہ تحقیق تو میرے بعد شر میں مبتلا ہو گئی ہے"،[۶۷] بعد ازاں فتح مکہ کے وقت ابوسفیان مسلمان ہو گئے،رضی اللہ عنہ۔

حضرت زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو میں (تین دنوں کے مکمل ہونے کے بعد) سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہاکے ہاں گئی تو انہوں نے زرد رنگ کی خوشبو اپنے رخساروں پر ملی، پھر فرمایا: مجھے اس خوشبو کی کوئی ضرورت نہیں، لیکن آقائے نامدار ﷺ کا ارشاد ہے جو آپ ﷺ نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا تھا، کہ کسی عورت کے

لیے، جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہے، یہ جائز نہیں کہ وہ کسی مرنے والے کا تین دن سے زیادہ سوگ کرے۔ البتہ اپنے شوہر کے لیے چار ماہ دس دن سوگ کرنا چاہیے۔[۶۸] سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ سے ایک مرتبہ سنا تھا، کہ جو شخص بارہ رکعت روزانہ نفل پڑھے گا اس کے لیے جنت میں گھر بنایا جائے گا۔ فرماتی ہیں (فما برحت اصلیهن بعد)، "میں نے ان کو ہمیشہ پڑھا اور کبھی ترک نہیں کیا۔"۶۹۔ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے فضائل میں یہ بھی شمار ہوتا ہے کہ قرآن حکیم کی یہ آیت کریمہ آپ رضی اللہ عنہا کے حق میں نازل ہوئی۔ {عسى الله ان يجعل بينكم و بين الذين عاديتم منهم مودة}[۷۰] اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ تم میں اور ان لوگوں میں جن سے تمہاری عداوت ہے دوستی کر دے۔ ترجمان القرآن سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ جب سرکار دو عالم حضرت محمد ﷺ کا سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے نکاح ہوا تو یہ آیت اس وقت نازل ہوئی[۷۱]۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فطرتاً نیک مزاج تھیں۔ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ سے درخواست کی: آپ میری بہن سے نکاح کر لیجئے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تمہیں پسند ہے، بولیں: جی ہاں، میں ہی آپ ﷺ کی تنہا بیوی تو نہیں ہوں، اس لیے میں یہ پسند کرتی ہوں کہ آپ ﷺ کے ساتھ نکاح کی سعادت میں میرے ساتھ میری بہن بھی شریک ہو۔۷۲ آپ رضی اللہ عنہا دیگر ازواج النبی ﷺ یعنی اپنی سوتنوں سے بھی حسن سلوک سے پیش آتی تھیں، اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کا خوف اور آخرت کی فکر آپ رضی اللہ عنہا کو اس قدر زیادہ تھی کہ آپ رضی اللہ عنہا نے اپنی وفات سے قبل سیدہ عائشہ صدیقہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما وغیرہ کو بلا کر معافی طلب کی۔ خود سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، کہ حضرت ام حبیبہ نے اپنی وفات کے وقت مجھے بلایا اور کہا مجھ میں اور آپ میں وہ تعلقات تھے جو باہم سوتنوں میں ہوتے ہیں اس لیے آپ مجھے معاف فرمادیں، تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب میں فرمایا: اللہ تعالیٰ ان سب چیزوں کو معاف فرمائے اور تم سے در گزر فرمائے۔ اس پر ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آپ نے مجھے خوش کیا اللہ تعالیٰ آپ کو خوش رکھے[۷۳]۔

ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے قرآن و حدیث کے حفظ کرنے اور ان کی تعلیمات کے حصول کے لیے بڑی محنت و تگ و دو سے کام لیا۔ آپ رضی اللہ عنہا نے جو کچھ آپ ﷺ سے سنا اس پر خود بھی عمل کیا اور اسے دوسروں تک پہنچانے کی بھی جدوجہد کی۔ آپ رضی اللہ عنہا نے علم حدیث کی روایت خود نبی مقدس ﷺ کے علاوہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش وغیرہ

سے کی ہے جبکہ آپ سے روایت کرنے والوں میں مشہور صحابہ و صحابیات رضی اللہ عنہم اور تابعینؒ و تابعیاتؒ شامل ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کے تلامذہ میں سے حضرت انس بن مالک، زینب بنت ابی سلمہ، صفیہ بنت شیبہ عروہ بن زبیر، ذکوان سالم بن شوال، شہر بن حوشب، عنبسہ، محمد بن ابی سفیان، حبیبہ بنت عبید اللہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہم جیسے جلیل القدر لوگ شامل ہیں ۷۴۔آپ رضی اللہ عنہا کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ آپ سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہانے بھی درج ذیل روایت پیش کی ہے:

"حدثنا محمد بن المثنیٰ قال:حدثنا یحیٰ عن ھشام قال: اخبرنی ابی عن عائشة ان ام حبیبة وام سلمة ذکرتا کنیسة رأیتھا بالحبشة فیھا تصاویر فذکرتا ذلک للنبی صلی اللہ علیه وسلم فقال: ان اولئك اذا کان فیھم الرجل الصالح فمات، بنوا علی قبرہٖ مسجداً وصوروا فیه تلك الصور فاولئك شرار الخلق عند اللہ یوم القیٰمة"[۷۵]

"ہمیں محمد بن مثنیٰ نے، انہوں نے یحیٰ سے انہوں نے ہشام سے اور انہوں نے اپنے والدِ گرامی سے اور انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا کہ حضرت ام حبیبہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما نے ملکِ حبشہ میں دیکھے گئے ایک کلیسا کا ذکر کیا جس میں تصاویر تھیں۔انہوں نے اس کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ کے پاس کیا تو آپ انے فرمایا: ان لوگوں کا یہ قاعدہ تھا کہ ان میں سے کوئی نیک آدمی مر جاتا تو وہ اس کی قبر پر مسجد بنا لیتے اور اس میں ان کی مورتیاں بنا کر رکھ لیتے، یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے ہاں قیامت کے دن ساری مخلوق سے بدترین ہوں گے"۔

آپؓ رسول اکرم ﷺ کی روایت حدیث میں بھی بڑی دلچسپی رکھتی تھیں اور صحابیاتؓ میں بہت بڑی محدثہ کے طور پر معروف تھیں آپؓ کی مرویات کی تعداد پینسٹھ ہے، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

کتاب الطہارۃ	۰۷	کتاب الوضوء	۰۹
کتاب الاذان	۰۵	کتاب الصلوۃ	۱۵
کتاب النکاح	۰۶	کتاب الحرس	۰۳
کتاب الجنائز	۰۴	کتاب علامات القیامۃ	۰۲
کتاب امر بالمعروف ونھی عن المنکر	۰۲	کتاب السوم	۰۱

کتاب الخمر	۰۱	کتاب شرار الخلق	۰۱
کتاب الشفاعة	۰۱		

مختلف کتب احادیث میں حضرت ام حبیبہؓ کی با تکرار احادیث :۔

جامع صحیح بخاری	۱۵	صحیح مسلم	۱۲
جامع ترمذی	۰۶	سنن نسائی	۲۹
سنن ابن ماجہ	۰۸	سنن الدارمی	۰۷
موطاامام مالک	۰۱	کل تعداد	۴۸

حضرت ام حبیبہؓ کی مسانید میں احادیث کی تعداد :۔

مسند احمد	۵۰	مسند ابویعلی	۲۶
مسند حمیدی	۰۳	جامع المسانید	۳

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے ۴۴ ہجری میں مدینہ طیبہ میں انتقال فرمایا۔ اس وقت آپ رضی اللہ عنہا کے بھائی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا زمانہ خلافت تھا[۷۶]۔ابن ابی خیثمہ کا بیان ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا کا انتقال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات سے ایک سال قبل یعنی ۵۹ ھ میں ہوا۷۷، جبکہ ابن حبان کا قول ہے کہ ۴۲ ھ میں حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے انتقال فرمایا[۷۸]۔ابن عساکر کی بعض روایات میں ہے کہ سیدہ رضی اللہ عنہا اپنے بھائی کو ملنے دمشق گئیں اور وہاں ہی آپ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا اور آپ رضی اللہ عنہا کی قبر دمشق میں ہے لیکن صحیح اور اثبت یہی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا کا انتقال ۴۴ ھ کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں مدینہ میں ہوا اور وہیں آپ رضی اللہ عنہا کی قبر ہے۔ وفات کے وقت عمر مبارک ۷۳ برس تھی[۷۹]۔

آپ حضرت رضی اللہ عنہا کی قبر کے متعلق یہ آتا ہے کہ حضرت علی بن حسینؒ یعنی حضرت زین العابدینؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ اپنے مکان کا ایک گوشہ کھدوایا، اس سے ایک کتبہ برآمد ہوا جس پر مرقوم تھا۔ (هذا قبر رملة بنت صخر)، "یہ رملہ بنت صخر کی قبر ہے،" میں نے اس کو دیکھا اور وہیں رکھ دیا۸۰۔اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی قبر مدینہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مکان میں ۴۲ ھ میں حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا تھی۔ واللہ اعلم بالصواب۔

حواشی وحوالہ جات:

۱۔ الطبقات، ج:۸، ص:۷۶؛الاصابہ، ج:۸، ص:۱۴۰؛ تہذیب التہذیب، ج:۶، ص۵۹۴

۲۔ لاستیعاب، ج:۴، ص: ۱۸۴۳

۳۔ تہذیب التہذیب ج۶، ص: ۵۹۴

۴۔ تہذیب التہذیب ج۶، ص: ۵۹۴

۵۔ تفصیلات کے لئے کتب حدیث صحاح ستہ، مسانید خصوصاً: مسند احمد، مسند ابو یعلیٰ، مسند حمیدی اور جامع المسانید ملاحظہ کیجئے۔

۶۔ الاصابہ، ج:۸، ص:۱۴۰، الطبقات، ج:۸، ص:۷۶

۷۔ الطبقات، ج:۸، ص:۷۶

۸۔ ملاحظہ ہو کتب سیر ورجال

۹۔ ذھبی: شمس الدین (م۷۴۰ھ) تہذیب سیر اعلام النبلاء، [بیروت: موسسۃ الرسالہ، طبعہ اولیٰ ۱۴۱۲ھ] ج:۱، ص: ۵۳

۱۰۔ ابن ہشام (م۲۱۸ھ) السیرۃ النبویۃ، [طرابلس: مکتبۃ الایمان، طبعہ ثالثہ، ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء] ج:۲، ص: ۷۰-۷۱

۱۱۔ ایضاً

۱۲۔ تہذیب سیر اعلام النبلاء، ج:۱، ص: ۵۳

۱۳۔ تاریخ الطبری، ج: ۳، ص: ۱۷۔ طبقات ابن سعد، ج: ۲، ص۹۸، السیرۃ النبویۃ ج: ۴، ۱

۱۴۔ ایضاً

۱۵۔ تہذیب سیر اعلام النبلاء۔ ج:۱، ص: ۵۳

۱۶۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ: آپ رضی اللہ عنہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے سوتیلے بھائی اور حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ہیں۔ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے۔آپ رضی اللہ عنہ کا شمار کاتبان وحی میں ہوتا ہے۔رسول اکرم ﷺ کے علاوہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور اپنی بہن ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں اورآپ رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والوں میں سے جریر بجلی، سائب کندی، ابن عباس رضی اللہ عنہم، سعید بن مسیب اور ابو مجلز وغیرہ شامل ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی عہد مبارک میں آپ رضی اللہ عنہ کو شام کا گورنر بنایا گیا۔ بعد ازیں مسند خلافت پر براجمان ہوئے۔آپ رضی اللہ عنہ کا انتقال ساٹھ ہجری میں ہوا۔ (تھذیب التھذیب، ج:۵، ص:۸۷۴، داراحیاء التراث العربی، بیروت، ۱۹۹۳ء)

۱۷۔ حضرت یزید رضی اللہ عنہ: آپ بھی حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے بھائی ہیں۔آپ کو یزید الخیر بھی کہا جاتا ہے۔رسول اکرم ﷺ اور حضرت ابو بکر ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں اور آپ سے ابو عبداللہ اشعری، عیاض اشعری اور جنادہ بن امیہ وغیرہ روایت کرتے ہیں۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو فلسطین کا گورنر بنایا۔آپ رضی اللہ عنہ کا انتقال ۱۸ھ میں طاعون کی بنا پر ہوا۔(تھذیب التھذیب، ج:۶، ص:۲۰۸-۲۰۹، تھذیب سیر اعلام النبلاء، ج:۱، ص: حضرت عنبسہ:آپ بھی حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے بھائی ہیں۔آپ کی کنیت ابو الولید ہے۔جلیل القدر تابعی ہیں۔حضرت ام حبیبہ اور شداد بن اوس وغیرہ سے روایت کرتے ہیں، جبکہ آپ سے ابو امامہ باھلی، حسیب، مکحول اور عطا بن ابی رباح وغیرہ روایت کرتے ہیں۔امام ابن حبان نے آپ کا تذکرہ الثقات میں کیا ہے۔ (تہذیب التہذیب، ج:۴، ص:۳۹۸)

۱۹۔ حضرت حنظلہ:آپ بھی حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے بھائی ہیں۔

۲۰۔ محمد بن ابی سفیان: محمد بن ابی سفیان صخر بن حرب بن امیہ الاموی معاویہؓ اور ام حبیبہؓ کے بھائی ہیں۔آپ اپنی بہن ام حبیبہؓ سے ظہر سے چار رکعتوں کی محافظت والی حدیث بیان کی ہے اور آپ سے سلیمان بن موسیٰ وغیرہ روایت کرتے ہیں۔(تہذیب التہذیب، ج:۷، ص:۱۷۰)

۲۱۔ زینب بنت ابی سفیان:آپ رضی اللہ عنہاحضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں۔آپ رضی اللہ عنہا کی شادی عروہ بن مسعود ثقفی سے ہوئی۔حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے قبول اسلام سے پہلے دس شادیاں کر رکھی تھیں۔آپ ﷺ نے عروہ رضی اللہ عنہ کو چار بیویاں رکھنے اور باقیوں کو چھوڑنے کا حکم دیا تو انہوں نے حضرت زینب سمیت چار بیویاں رکھیں۔آپ رضی اللہ عنہا کے بیٹے داؤد بن عروہ کی شادی حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی حبیبہ رضی اللہ عنہا ربیبۃ رسول اللہ ﷺ سے ہوئی۔(اسد الغابہ، ج:۶، ص:۱۳۵)

۲۲۔ ہند بنت ابی سفیان:آپ رضی اللہ عنہا بھی حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں۔آپ رضی اللہ عنہا کی شادی الحارث بن نوفل بن عبد المطلب سے ہوئی۔آپ کی اولاد میں سے محمد، عبداللہ، ربیعہ، عبدالرحمٰن، رملہ اور ام زبیر شامل ہیں۔(الطبقات، ج:۸، ص:۱۹۰)

۲۳۔ اُمینہ بنت ابی سفیان:آپ رضی اللہ عنہا بھی حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں۔آپ رضی اللہ عنہا کی والدہ کا نام صفیہ بنت ابی العاص ہے۔آپ رضی اللہ عنہا کی شادی حویطب بن عبد العزیٰ سے ہوئی اور ان کے بعد صفوان بن امیہ سے ہوئی۔حویطب سے آپ کے ہاں ابوسفیان پیدا ہوئے اور صفوان سے عبدالرحمٰن پیدا ہوئے۔(الطبقات، ج:۸، ص:۱۹۰)

۲۴۔ جویریہ بنت ابی سفیان: آپ رضی اللہ عنہا بھی حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں۔آپ رضی اللہ عنہا کی والدہ کا نام ہند بنت عتبہ بن ربیعہ ہے۔آپ رضی اللہ عنہا کی شادی السائب بن ابی حبیش سے ہوئی۔ان کے بعد عبد الرحمٰن بن حارث سے ہوئی۔(الطبقات،ج:۸،ص:۱۹۰)

۲۵ام حکم بنت ابی سفیان: آپ رضی اللہ عنہا بھی حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں۔آپ رضی اللہ عنہا کی والدہ کا نام ہندبنت عتبہ بن ربیعہ ہے۔آپ رضی اللہ عنہا کی شادی عبداللہ بن عثمان سے ہوئی اور ان سے عبد الرحمٰن پیدا ہوا۔(الطبقات،ج:۸،ص:۱۹۰)

۲۶۔ صخرہ بنت ابی سفیان: آپ رضی اللہ عنہا بھی حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں۔آپ رضی اللہ عنہا کی والدہ کا نام صفیہ بنت ابی عمرو ہے۔آپ رضی اللہ عنہا کی شادی سعید بن الاخنس سے ہوئی۔(الطبقات،ج:۸،ص:۱۹۰)

۲۷۔ میمونہ بنت ابی سفیان: آپ رضی اللہ عنہا بھی حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں۔آپ رضی اللہ عنہا کی والدہ کا نام لبابہ بنت ابی العاص بن امیہ ہے۔آپ رضی اللہ عنہا کی شادی عروہ بن مسعود الثقفی سے ہوئی اور ان کے بعد مغیرہ بن شعبہ الثقفی سے ہوئی۔(الطبقات،ج:۸،ص:۱۹۱)

۲۸۔ الاصابہ ج:۸،ص:۱۴۰

۲۹۔ ایضاً

۳۰۔ الطبقات،ج:۸ص:۶۷

۳۱۔ حضرت امیمہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہا: آپ رضی اللہ عنہا رسول اکرم ﷺ کی پھوپھی ہیں۔آپ رضی اللہ عنہا کی والدہ کا نام فاطمہ بنت عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم ہے۔آپ رضی اللہ عنہا کی شادی جحش بن ریاب الاسدی سے ہوئی۔آپ رضی اللہ عنہا کی اولاد میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ،ابو احمد،عبید اللہ،زینب،حمنہ اور حبیبہ شامل ہیں۔(الطبقات،ج:۸ص:۳۷)

۳۲۔ عبد اللہ بن جحش رضی اللہ عنہا: ام المومنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے بھائی ہیں۱۴۵آپ رضی اللہ عنہ کو بھی شرف صحابیت حاصل ہوا۱۴۵آپ رضی اللہ عنہ ہجرت حبشہ اور ہجرت مدینہ دونوں سے مشرف ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کو ۲ھ میں بطن نخلہ کی جانب بارہ مہاجرین کی قیادت دے کر روانہ کیا اور اُمیر المومنین کے معزز خطاب سے نوازا۔ غزوہ بدر اور اُحد میں شرکت کی اور غزوہ احد میں شہید ہوئے آپ کو سید الشھداء حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ قبر میں دفن کیا گیا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ دونوں نے غزوہ احد سے ایک دن پہلے دعائیں کیں، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے درج ذیل دعا کی "(اللھم ارزقنی نمدار جلا شدیدا باسه شدیدا حرده اقاتله فیک ویتقاتلنی فیقتلنی ثم یاخذنی فیجدع

انفی واذنی فاذا لقسك قلت يا عبدالله فيم جدع انفك واذنك فاقول فيك في رسولك فتقول صدقت" : الٰہی میرا مقابلہ ایسے آدمی سے ہو جو حملہ اور مدافعت میں ماہر ہو ہم دونوں لڑیں میرا لڑنا تیری راہ میں ہو پھر وہ مجھے قتل کر دے، پھر وہ میری ناک اور کان کاٹ ڈالے پس جب میں تیرے سامنے حاضر ہوں تو پوچھے اے عبداللہ! تیری ناک اور کان کیوں کاٹے گئے تب میں عرض کروں تیری اور تیرے رسول کی راہ میں تو فرمائے کہ ہاں تو سچ کہتا ہے"۔ (الاستیعاب، ج: ۱۔ ص: ۲۶۴۔۲۶۵)

۳۳۔ ابواحمد بن جحش رضی اللہ عنہا: حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں۔

۳۴۔ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا: آپ رضی اللہ عنہا رسول اکرم ﷺ کی پھوپھی کی صاحبزادی ہیں۔آپ کی شادی حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی لیکن نباہ نہ ہو سکا اور بعدازیں آپ رضی اللہ عنہا کو رسول اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ ہونے کا شرف حاصل ہوا۔آپ رضی اللہ عنہا کے حالات الگ تفصیل سے دیے جائیں گے۔ (الطبقات، ج: ۸ ص: ۸۰تا۹۱) ۳۵ حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا: آپ رضی اللہ عنہا رسول اکرم ﷺ کی پھوپھی کی صاحبزادی ہیں۔آپ کی شادی حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ان کے بعد آپ کی طلحہ بن عبید اللہ سے ہوئی۔ (الطبقات، ج: ۸ ص: ۱۹۱)

۳۶۔ حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا: آپ رضی اللہ عنہا رسول اکرم ﷺ کی پھوپھی کی صاحبزادی ہیں۔آپ رضی اللہ عنہا کی شادی حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ (الطبقات، ج: ۸ ص: ۱۹۱)

۳۷۔ القرآن: التوبہ (۹): ۱۰۰

۳۸۔ القرآن: الانفطار (۸۲): ۴

۳۹۔ ایضاً: المومنون (۲۳): ۳۶

۴۰۔ ایضاً: ابراہیم (۱۴): ۲۸

۴۱۔ عبدالعزیز شناوی، نساء الصحابہ، [مکتبۃ التراث الاسلام قاھرۃ، سن ندارد] ص: ۱۱۴۔۱۲۸

۴۲۔ سلمان منصور پوری: قاضی، رحمۃ للعالمین، [ریاض: دار السلام، ۱۴۱۸ھ] ج: ۲، ص: ۲۸۸۔۲۲۶

۴۳۔ اسد الغابہ، ج: ۶، ص: ۱۱۸

۴۴۔ رحمۃ للعالمین، ج: ۲، ص: ۲۸۸۔۲۲۶

۴۵۔ ازھری، کرم شاہ، ضیاء النبی ﷺ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور، ۱۹۹۴ء] ج: ۲، ص: ۳۴۳

۴۶۔ الطبقات، ج: ۸، ص: ۷۷

۴۷۔ الطبقات، ج: ۸، ص: ۷۷

۴۸۔ ایضاً
۴۹۔ الاصابہ، ج:۸، ص:۱۴۱۔۱۴۰
۵۰۔ الطبقات، ج:۸، ص:۷۷
۵۱۔ الطبقات، ج:۸، ص:۷۷
۵۲۔ ایضاً
۵۳۔ ایضاً
۵۴۔ الاصابہ، ج:۸، ص:۱۴۱۔۱۴۰
۵۴۔ الطبقات، ج:۸، ص:۷۸
۵۶۔ ایضاً
۵۷۔ الاصابہ، ج:۸، ص:۱۴۱
۵۸۔ ایضاً
۵۹۔ مسند احمد، ح:۲۶۹۹۷
۶۰۔ الاصابہ، ج:۸، ص:۱۴۱
۶۱۔ الاستیعاب، ج:۴، ص:۱۸۴۵
۶۲۔ الطبقات، ج:۸، ص:۷۸
۶۳۔ ایضاً، ص:۷۷-۷۶، اسد الغابہ، ج:۶، ص:۶۵
۶۴۔ مسلم، کتاب فضائل الصحابہ، باب من فضائل ابی سفیان (۴۰)، ج:۶۴۰۹، ص:۱۱۱۷
۶۵۔ تہذیب التہذیب ج۶، ص:۵۹۴
۶۶۔ مسند احمد، حدیث ام حبیبہؓ، ح:۲۶۸۲۹، ج:۶، ص:۳۵۹-۳۶۰*

* نوٹ: یہ حکم آپ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کے فرمان ((توضؤا مما مست النار))کے تحت دیا تھا لیکن یہ حکم بعد میں منسوخ ہوگیا تھا۔ملاحظہ ہو، سنن ابن ماجہ، کتاب الطہارت، باب الوضوئ، مما غیرت النار، ح: ۴۸۵، ۴۸۹، ۴۸۸، ص:۹۶

۶۷۔ الاصابہ، ج:۸ ص: ۱۴۲
۶۸۔ سلم، کتاب الطلاق، باب وجوب الاحداد فی عدۃالوفاۃ(۹)، ح: ۳۷۲۵، ص: ۹۳۳
۶۹۔ مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضل السنن الراتبۃ قبل الفرائض وبعدھن(۱۵)، ح:۱۶۹۶، ص: ۲۷۹۲
۷۰۔ القرآن: الممتحنۃ (۶۰) : ۷

۷۱۔ الاصابہ، ج: ۸، ص: ۱۴۲
۷۲۔ مسلم، کتاب الرضاع، باب تحریم الربیبۃ واخت المرأۃ، ح: ۳۵۸۶، ص: ۹۲۲
۷۳۔ مستدرک حاکم، ج: ۴، ص: ۲۲؛ الطبقات، ج: ۸، ص: ۷۹-۸۰
۷۴۔ تھذیب التھذیب، ج: ۶، ص: ۵۹۴
۷۵۔ بخاری، کتاب الصلاۃ، باب ھل تنبش قبور مشرک الجاھلیۃ (۴۸) ح: ۴۲۷، ص: ۳۶
۷۶۔ الطبقات، ج: ۸، ص: ۸۰
۷۷۔ الاصابہ، ج: ۸، ص: ۱۴۲
۷۸۔ ایضاً
۷۹۔ الاستیعاب، ج: ۴، ص: ۱۸۴۶
۸۰۔ ایضاً